GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.6, Issue.3 (2023)
(July - September)

مستنصر حسین تارڑ کے ناول "بہاؤ" کے تانیثی کردار

Mustansar Hussain Tarar's Novel "Bahaao's Feminist Characters

Dr. Mamuna Subhani
Associate Professor, Department of Urdu
Government College University Faisalabad
memunasubhani@gcuf.edu.pk

Abstract

Mustansar Hussain Tarar is a prominent Pakistani novelist, travelogue writer, and TV host. He has written extensively on different topics, including travel, history, and fiction. Tarar's work is praised for its unique perspective on life, culture, and society in Pakistan, and its contribution to the development of Pakistani literature. Tarar's writings profoundly discuss feminism. He has been an advocate for women's rights and has used his platform as a writer to raise awareness of the issues faced by women in Pakistan. His novels often explore the themes of women's empowerment, gender equality, and the struggle against patriarchal systems. By portraying strong, independent women and highlighting the struggles they face, he has helped to raise awareness of the need for gender equality and the empowerment of women in Pakistani society.

Key words: *Bahaao, Feminism, Characters, Mustansar Hussain Tarar, Empowered Women*

کلیدی الفاظ :بہاؤ، تانیثیت، کردار، مستنصر حسین تارڑ، با اختیار خاتون

مستنصر حسین تارڑ کا تعلق گجرات ضلع کے نواحی گاؤں "جوکالیاں" سے ہے آپ یکم مارچ 1939ء کو لاہور میں پیدا ہوئے-ایف-اے کرنے کے بعد انگلینڈ چلے گئے اور وہاں سے چند ٹیکسٹائل کے کورسسز بھی کئے- مستنصر حسین تارڑ نے کبھی ملازمت نہیں کی بلکہ اپنی تخلیقات کو اپنی آمدنی کا ذریعہ بنایا- آپ ادب اور میڈیا کی معروف شخصیت ہیں-اپنے تخلیقی سفر اور زندگی کے مختلف ادور میں کئی لوگوں سے کسی نہ کسی حوالے سے متاثر رہے ہیں- مستنصر حسین تارڑکے مشاغل میں مطالعہ ان کا محبوب مشغلہ ہے-اس کے علاوہ فنون لطیفہ اور گندھارا آرٹس سے بھی دلچسپی ہے -اس سلسلے میں آپ نے کافی تحقیقات بھی کی ہیں جن کی جھلک اکثر ناولوں اور سفرناموں میں نظر آتی ہے-آمنہ عباس لکھتی ہیں

> "انہیں پینٹنگ بھی جمع کرنے کا شوق ہے ان کے پاس صادقین، استاد اللہ بخش،سعید اختر،خالدہ اقبال،ایم ایف حسین کی تصاویر اور ڈرائنگ موجود ہیں۔)"1(

مستنصر حسین تارڑ کے ناول "بہاؤ" کے تانیثی کردار

Mustansar Hussain Tarar's Novel "Bahaao's Feminist Characters

آپ کا پہلا سفر نامہ 1971ء میں شائع ہوا جس کا عنوان "نکلے تیری تلاش میں"تھا-اس سفر نامے کو بے پناہ شہرت حاصل ہوئی-اس سفر نامے میں تارڑ صاحب ایک نیا اسلوب دریافت کیا اور اسی اسلوب کی وجہ سے آپ قارئین میں مقبول ہوئے-اس حوالے سے تارڑ صاحب کو جدید سفر نامے کا بانی بھی کہا جا سکتا ہے-ڈاکٹر فرزانہ سید لکھتی ہیں

"مستنصر حسین تارڑ سفر نامہ نگار، ناول نگار،ڈارمہ نویس، افسانہ نگار،کالم نویس اور ٹیلی ویژن کے اداکار کی حیثیت سے ادبی وثقافتی اور صحافتی دنیا میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔لیکن مستنصر حسین تارڑ کو جدید سفر نامہ نگاری کا بانی کہا جاتا ہے۔)"2(

مستنصر حسین تارڑ نے سفر نامے کے ساتھ ساتھ ناول نگاری میں بھی شہرت حاصل کی - آپ نے ناول نگاری کے روائتی اصولوں سے انحراف کیا اور اپنے ناولوں میں تاریخ،جغرافیا اور قدیم تہذیب کو بڑث احسن طریقے سے پیش کیا-اپنی تہذیب سے لگاؤ شروع سے آخر تک رہتا ہے-آپ کے ناولوں میں پکھیرو(1982)"،"پرندے(1987)"،جپسی(1987)"،"پیار کا پہلا شہر(1988)"،"بہاؤ(1992)"،راکھ"،"(1997)ڈاکیا اور جولاہا،"(2005)قلعہ جنگی(2008)"،قربتِ مرگ میں محبت"،"(2008)دیس ہوئے پردیس ،"(2011)اے غزالِ شب،"(2013)خس و خاشاک زمانے(2017)"، "منطق الطیر جدید(2018)" اورشہر خالی،کوچہ خالی(2020)" شامل ہیں۔

بہاؤ مستنصر حسین تارڑ کا ایسا ناول ہے جس میں تہذیبی پہلو کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے-اس ناول کی کہانی دریا کے پانی کے بارے میں ہے کہ اگر اس سال دریا میں پانی نہ آئے تو ساری بستی اجڑ جائے گی-لیکن جیسے جیسے ناول پڑھتے جائیں تو پتہ چلتا ہے کہ ہزاروں سال کی تہذیب کو ایسے پیش کیا ہے کہ وہ تخیل کی سطح سے بلند ہو کر حقیقت لگنے لگتی ہے-

جس طرح عورت کے بغیر معاشرے کی تکمیل نہیں ہو سکتی اس طرح اردو ادب میں بھی نسوانی کردار زندگی کا گھرا رنگ رکھتے ہیں-اگر ہم اردو فکشن کی روایت کا جائزہ لیں تو شروع میں جب داستانوں کا رواج تھا تو تب بھی نسوانی کرداروں کی وجہ سے دلچسپی پیدا کی جاتی تھی-اس کی سب سے بہترین مثال اردو ادب کی مشہور داستانوں "میر امن"کی "باغ وبہار"ہےاس داستان میں نسوانی کردار بہادر اور باہمت ہیں-سید وقار عظیم رقم طراز ہیں

"روکھے پھیکے "بے جان اور ایک ہی سانچے میں ڈھلے ہوئے مرد کرداروں کے مقابلے میں نسوانی کرداروں میں زندگی کا رنگ زیادہ گھرا اورفن کے نقوش زیادہ واضح ہیں۔)"3(

مستنصر حسین تارڑ کے ناول "بہاؤ" کے تانیثی کردار

Mustansar Hussain Tarar's Novel "Bahaao's Feminist Characters

اردو کے اولین ناول نگاروں میں ڈپٹی نذیر احمد ہیں جنھوں نے ابتدائی دور میں اس صنف اردوناول میں روشناس کرایا-یہ ایک المیہ ہے کہ ہمارے معاشرےمیں مرد کے مقابلے میں عورت کا تصور اردو ناولوں میں نظر انداز کیا گیا ہے یا پھر سطحی قسم کا تذکرہ ملتا ہے-عورت کے بارے میں شاید اس لئے کم لکھا گیا ہے کہ یہ ایک نازک اور حساس موضوع ہے اور اس پر لکھنے کے لیےبہت توجہ درکار ہوتی ہے-ڈاکٹر عقیلہ جاوید لکھتی ہیں

"عورت ایک نازک اور حساس موضوع ہے،جس پر لکھتے ہوئے اور اپنی رائے دیتے ہوئے ہر کوئی پہلو بچاتا ہے۔)"4(

فن کا چاہے کوئی بھی ہو اس میں ہمیشہ نسوانیت کا جزبہ موجود ہوتا ہے اور یہ نسوانیت اس کی ہر تخلیق میں نظر آتی ہے- مستنصر حسین تارڑکے ناولوں میں بھی نسوانی کردار پورے ناول پر حاوی ہوتے ہیں-ایک مرد ہونے کے علاوہ آپ نے تانیثیتی جذبات کی عکاسی بلکل عورتوں کی طرح کی ہے-بہاؤ (2004ء)میں سنگ میل پبلیکیشنز کی طرف سے شائع ہوا-272 صفحات پر مشتمل ہے اس ناول کا انتساب مصنف نے کھچ اس طرح کیا ہے

"سرسوتی جو بڑے پانیوں کی ماں......
اور ساتویں ندی ہے-
اس کے پانی آتے ہیں-
شاندار اور بلند آواز میں چنگھاڑتے ہوئے-)"5(

بہاؤ کا پہلا نسوانی کردار "پاروشنی" ہے-اس کردار کو امید کی علامت بنا کر مصنف نے پیش کیا ہے-پاروشنی ایک بستی میں رہتی ہے-اس بستی کا نام بھی پاروشنی ہے جہاں عورتیں اور مرد مل کر کھیتوں میں کام کرتے-پاروشنی سارے گاؤں کو اپنا گھر سمجھتی ہے اور دوسروں کی مدد کرنا اپنا فرض اولین خیال کرتی ہے-گاؤں کے سارے لوگ اسے گھا گھرائی بیٹی سمجھتے تھے-پاروشنی میں یہ صفت تھی کہ وہ دریا میں اتر جاتی تھی اور کان نگا کر پانی کی آواز سن لیتی تھی-

"وہ کان پانی کے بہاؤ کے ساتھ لگا کر پورے بدن سے سننے لگی۔ہاں مدھم سی آواز تھی۔دریا بول رہا تھا۔۔۔بڑے پانی آ رہے تھے۔)"6(

پاروشنی کا کردار اپنی مٹی سے شدید محبت کرنے والا ہے اس کردار کے ذریعے عورت اور زمین کی مشترکہ خصوصیات کو علامت کا سہارا لے کر بیان کرنے کی کوشش کی ہے-اس میں انسانی بقا کا مظہر کردار پاروشنی ہے-پاروشنی ایک بلند ہمت کردار ہے وہ سب جانتی ہے کہ اس سال بڑے پانی نہیں آئیں گے لیکن وہ یہ بات کسی کو نہیں بتاتی اس کے باوجود امید رکھتی ہے -پاروشنی کے اندر ہر وقت ایک بے چینی سی ہے اور ہر وقت جستجو اور تلاش کا مادہ اسے کائنات کے نظام کے بارے میں سوچنے پر مجبور کرتا ہے-مثلاً پاروشنی کہتی ہے کہ

"ہم سب کہاں ہیں اور کیوں ہیں اور یہ کیا بھید ہے جو ہے انت برسوں سے ہم سب جو تھے اور جو ہیں ان میں چلتا رہتا ہے اور وہاں جائے گا جہاں ہم سب ہوں گے یا نہیں ہوں گے۔)"7(

پاروشنی کے کردار کے بعد جس اہم نسوانی کردار کا ذکر اس ناول میں نظر آتا ہے وہ "پگلی"کا کردار ہے-پگلی پاروشنی کی سہیلی ہے جو مٹی کے برتن بناتی ہے-پاروشنی پگلی کی پکی سہیلی ہے جواسے اپنے دل کی ہر بات کہہ دیتی ہے-پاروشنی پگلی کے لیے لٹیناں لاتی ہے جن کی مدد سے مٹی کے مختلف برتنوں میں رنگ کرتی ہے-پاروشنی پگلی سے کہتی ہے کہ تم اکیلے کام نہ کیا کرو اپنے شوہر کو بھی کام لگایا کرو تو اس پر پگلی کہتی ہے کہ

"مرد ذات کا کیا ہے،چھوٹے اور نیچ کام کرنا یا بیج ڈالنا بس۔)"8(

پگلی کا کردار بھی ایک ایسی بلند اور حوصلہ مند خاتون کا ہے جو اپنے کام سے بہت لگاؤ رکھتی ہے-دن رات مٹی کے برتن بناتی ہے تاکہ اپنے کنبے کا پیٹ پال سکے-اس کے علاوہ بستی میں کچھ ہو جائے اسے پرواہ نہیں ہوتی-مصنف نے اس کردار کو صابر اور شاکر دکھانے کی کوشش کی ہے جو کبھی اپنے خاوند کی نا اہلی اور کام چوری پر واویلا نہیں کرتی ہے-اس کردار کے ذریعے اگرچہ یہ ضمنی کردار ہے یہ پیغام دینے کی کوشش کی ہے کہ حالات کیسے بھی ہوں اسے ہمت نہیں ہارنی چاہیے-مشکل حالات کے ساتھ مقابلہ کرنا ہی دراصل زندگی ہے-جو مشکل حالات سے گھبرا جاتا ہے وہ زندگی ہار جاتا ہے-

"گاگری"کا کردار بھی بلند ہمت اور بلند حوصلہ ہے جو اتنے گھنے جنگل میں اکیلے شکار کرنے چلی جاتی ہے کیوں کہ جن جانوروں کا وہ شکار کرتی تھی وہ بستی کے کسی مرد کی بات نہیں تھی کیوں کہ اس بستی کے سارے مرد نااہل تھے اور کام کی طرف توجہ نہیں دیتے تھے۔مصنف لکھتے ہیں

"جب ان کے تالو میں سواد پھوٹتا تو وہ گاگری کا منت ترلا کرتے کہ دیکھ جب پچھلا بڑا پانی آیا تھا تو تب تو نے اس کاماس ہم کو کھلایا تھا۔فصل پکنے پر ہم تجھے ایک ایک ٹوپی کنک دیں گے تو آج پھر اس کا ماس کھلا دے۔)"9(

گاگری اندھا دھند شکار کرتی ہے جب وہ شکار کرتی تھی تو اس کو کسی چیز کا خیال نہیں رہتا تھا بس شکار پر توجہ دیتی تھی کیوں کہ اس کی گزر اوقات اسی چیز پر ہوتی تھی کہ وہ لوگوں کو شکار کر کے دیتی تھی اور وہ اس کے بدلے اسے گندم وغیرہ دے دیتے تھے-ایک دن شکار کرتے کرتے اس کی موت ہوگئی-

"جب وہ بھاگتی تھی تو دیکھتی نہ تھی اور وہاں راستے میں ایک تنا پڑا ہوا تھا اور اس کا پاؤں اڑا اور وہ گر تے ہوئے راکھ کی طرح منہ بھار زمین پر گری اور اس کی ناک سے گرم آلودگی پھوٹی اور بہنے لگی۔۔۔۔۔۔اور اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں۔)"10(

مستنصر حسین تارڑ کے ناول "بہاؤ" کے تانیثی کردار

Mustansar Hussain Tarar's Novel "Bahaao's Feminist Characters

گاگری ایک بلند ہمت کردار تھا-وہ اتنی بہادر تھی کہ جیتی بھی اوروں کے لیے تھی اور مری تو وہ بھی دوسروں کے لیے شکار کرتے ہوئے-بہاؤ کے نسوانی کردار اپنی جگہ خاص اہمیت رکھتے ہیں-کچھ کردار تو تھوڑی دیر کے لیے آتے ہیں مگر قاری کو اپنی بلند ہمتی اور بلند حوصلگی کی وجہ سے متاثر کرتے ہیں-اگر دیکھا جائے تو بہاؤ کے نسوانی کردار ہی اس ناول کی اصل جان ہیں اگرچہ اس ناول کا مرکزی کردار "پاروشنی" ہے مگر ضمنی کرداروں کے بغیر یہ ناول ادھورا ہے- بہاؤ میں نسوانی کردار بہت عمدہ تخلیق کیے ہیں جو اجڑی ہوئی بستی کی ویرانی کو قدیم انسان کی جبلی سطح پر غیر مبہم زندگی کا حوالہ دیتے ہیں-

حوالہ جات

1. آمنہ عباس، غیر مطبوعہ مقالہ برائے ایم اے(مستنصر حسین تارڑ کی مزاح نگاری)،پنجاب یونیورسٹی لاہور:2006،ص7
2. فرزانہ سید،نقوش ادب،لاہور:سنگ میل پبلیکیشنز،1968ء،ص418
3. وقار عظیم،سید،ہماری داستانیں،لاہور:اردو مرکز،1966ء،ص175
4. عقیلہ جاوید،ڈاکٹر،اردو ناول میں تانیثیت،ملتان:زکریا یونیورسٹی ،جولائی 2005،ص16
5. مستنصر حسین تارڑ،بہاؤ،لاہور:سنگ میل پبلی کیشنز،2004ء،ص3
6. بہاؤ،ص25
7. ایضاً، ص27
8. ایضاً،ص163
9. ایضاً،ص39
10. ایضاً،ص100